فون نمبر ۹۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

نمبرہ روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
FABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۹ احسان ۱۳۴۵ھ ش ۲۹ صفر ۱۳۸۶ھ ۱۹ جون ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۴۱

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں

دنیاوی اصولوں سے کوئی مکرم و معظم نہیں ہو سکتا خدا کے نزدیک بڑا وہی ہے جو متقی ہے

"میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس کی دلجوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے، کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان

ومن لم یتب فاولٓئک ھم الظالمون (سورۃ ق)

تم ایک دوسرے کا چڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فساق و فجار کا ہے جو شخص کسی کو چڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو جب ایک ہی چشمہ سے کل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا ہے۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ان اللہ علیم خبیر"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

اخبار احمدیہ

o ربوہ ۱۸ جون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

---

o ربوہ ۱۸ جون۔ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ آل عمران کی آیت ۱۸۷ (لَتُبْلَوُنَّ فِیْٓ اَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا اَذًی کَثِیْرًا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ) کی لطیف تفسیر بیان فرمائی اور اس میں بیان کردہ پیشگوئی کے پورا ہونے کا ذکر کرنے کے بعد احباب جماعت کو خاص طور پر صبر اور تقویٰ سے اپنے آپ کو متصف کرنے کی تلقین فرمائی

---

o لاہور ۱۸ جون۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی تیرھویں مرکزی تربیتی کلاس جو ۳ جون سے شروع ہوئی تھی پندرہ روز جاری رہنے کے بعد آج اختتام پذیر ہو رہی ہے۔ اس کی اختتامی تقریب آج مورخہ ۱۸ جون کو پونے چھ بجے خدام الاحمدیہ ہال میں منعقد ہوگی۔ اس موقعہ پر کلاس کے امتحانات میں امتیاز حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔

---

o ربوہ ۱۸ جون۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان و صنعت و تجارت پرسوں سے بیمار ہیں۔ کمر اور پیٹ میں درد ہے۔ نیز انتڑیوں میں بھی تکلیف ہے۔ احباب بالالتزام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

انکم ٹیکس ادا کرنیوالے احباب کے لئے

ضروری اعلان

عطیہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کو سنٹرل بورڈ آف ریونیو پاکستان نے زیر آرڈر نمبر S.R.O. 260 (K) 66 مجریہ گزٹ آف پاکستان مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۲۲ء کی دفعہ 15 D کے ماتحت انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ جو احباب ۳۰ جون ۱۹۶۶ء سے پہلے پہلے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کر دیں گے ان کو اس سال میں ہی Tax Exemption مل جائے گی۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات ۳۰ جون ۱۹۶۶ء سے قبل ادا فرما کر اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۶ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم کارنامہ

جب تک انسان کا اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق نہ ہو جائے کہ انسان اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو کارفرما دیکھنے لگے۔ اس وقت تک معبودیت اور عبودیت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جس طرح ایک نمائندہ اپنے تمام کاموں میں اپنے موکل کی طرف بار بار متوجہ ہوتا ہے۔ اور ایک غلام ہر نیا قدم اٹھانے سے پہلے اپنے آقا کی طرف دیکھتا ہے۔ اسی طرح انسان کا بھی فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی ہر قدم اور ہر کام میں راہ نمائی کرے۔ اور تمام چیزوں سے زیادہ اس کا محبوب ہو۔ اور تمام باتوں میں وہ اسی پر توکل کرنے والا ہو۔ اور اسی غرض کو پورا کرانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں آئے۔ ان کا یہ کام تھا کہ دنیا دار لوگوں کو دیندار بنائیں۔ اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کریں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر اپنے روحانی تخت پر بٹھائیں جس تخت پر سے اتارنے کے لئے شیطانی طاقتیں اندرونی اور بیرونی حملے کر رہی ہیں۔" (احمدیت کا پیغام ص۳۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی کام کو سرانجام دینے کے لئے جو کچھ کیا وہ آپ کی سوانح حیات پڑھنے سے بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض بتا کر آپ کے عظیم الشان کارناموں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسلمانوں کو قشر کی بجائے مغز کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس بات پر زور دیا کہ احکام کا ظاہر بھی نہایت اہم اور ضروری ہے۔ لیکن بغیر باطن کی طرف توجہ کرنے کے انسان کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ نے ایک جماعت قائم کی اور عہد بیعت میں یہ شرط مقرر کی کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ درحقیقت یہی مرض تھی جو مسلمانوں کو گھن کی طرح کھا رہی تھی۔ باوجود اس کے کہ دنیا ان کے ہاتھوں سے چھٹ چکی تھی۔ پھر بھی دنیا ہی کی طرف ان کی توجہ جاتی تھی۔ اسلام کی ترقی کے معنے ان کے نزدیک بادشاہتوں کا حصول رہ گیا تھا۔ اور اسلام کی کامیابی کے معنے ان کے نزدیک مسلمان کہلانے والوں کی تعلیم اور ان کی تجارت کی ترقی تھی۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں اس لئے نہیں آئے تھے کہ لوگ مسلمان کہلانے لگ جائیں بلکہ آپ لوگوں کو حقیقی مسلمان بنانے آئے تھے جس کی تعریف قرآن کریم نے یہ فرمائی ہے کہ من اسلم وجھہ للہ۔ وہ اپنے سارے وجود کو خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے۔ اور اپنی دنیوی حاجات کو دینی حاجات کے تابع کر دے۔ بظاہر یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقتاً اسلام اور دیگر ادیان میں یہی فرق ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم علم حاصل نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم تجارتیں نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ صنعت وحرفت نہ کرو۔ نہ یہ کہتا ہے کہ تم اپنی حکومت کی مضبوطی کی کوشش نہ کرو۔ وہ صرف انسان کے نقطۂ نظر کو بدلتا ہے۔"

(احمدیت کا پیغام ص۳۶-۳۷)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بنیادی کام کیا کہ آپ نے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونک دی اور سعید روحیں آپ کی آواز سنکر آپ کے گرد جمع ہو گئیں جو ایک جماعت کی صورت اختیار کر گئی۔ اور آج وہی جماعت احمدیہ کہلاتی ہے۔ جو دنیا کے لئے یہ پیغام لے کر اٹھی ہے کہ اسلام چند رسومات کا نام نہیں۔ بلکہ ظاہری عبادت تو صرف ایک قشر یعنی چھلکے کا حکم رکھتی ہے۔ جس طرح کسی پھل کا چھلکا ہوتا ہے۔ جو مغز کی حفاظت کرتا ہے۔ اسی طرح عبادت کے فرائض انسانی روح کی حفاظت کرتے ہیں حقیقی انقلاب روح میں ہوتا ہے۔ آپ نے ہمارے سامنے قرآن وسنت کی روشنی میں یہ اصول رکھا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے۔ چنانچہ شرائط بیعت میں آپ نے دراصل اسی اصول کی تفصیل بیان کی ہے۔ سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ شرک نہیں کروں گا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ فسق وفجور اور ظلم اور خیانت وغیرہ برائیوں سے مجتنب رہے گا۔ تیسری شرط نماز پنجگانہ اور نماز تہجد کی تاکید ہے۔ چوتھی شرط مسلمانوں اور دیگر انسانوں کی ایذا دہی سے بچتا رہے گا۔ پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں وفاداری کرے گا۔ چھٹی یہ کہ قرآن کریم کی حکومت کو قبول کرے گا۔ ساتویں یہ کہ تکبر اور نخوت چھوڑ کر فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی کو اپنا شعار بنائے گا۔ آٹھویں یہ کہ دین کو ہر چیز کے مقابلہ میں عزیز تر رکھے گا۔ نویں یہ کہ خلق خدا سے ہمدردی کا سلوک کرے گا۔ دسویں یہ کہ معروف میں امام وقت کی اطاعت کرے گا۔ اور اخوت ومحبت اس درجہ اس سے رکھے گا کہ دنیوی رشتوں میں اس کی نظیر نہ ملتی ہوگی۔

یہ دس شرائط ہیں جو ہر احمدی کو جماعت میں داخل ہوتے وقت قبول کرنی پڑتی ہیں۔ ان شرائط کا لب لباب یہی ہے کہ بیعت کرنے والا سب سے پہلا اقرار یہ کرتا ہے کہ "میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوپر کے حوالہ ص۳۶ میں اسی امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ ان میں سے سب سے پہلا کام یہی ہے کہ آپ نے اپنے پیروؤں میں دین کی روح پھونک دی ہے۔ اور ساتھ ہی دین کے ظاہر کی پابندی بھی لازمی قرار دی ہے۔ کیونکہ قشر کے بغیر مغز محفوظ نہیں رہ سکتا۔

یہ ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ آج دنیا ظاہر پرستی میں بڑھتی چلی جا رہی ہے اور اخلاق کے معنے منافقت کے بن گئے ہیں۔ لوگ ظاہری طور پر تو اپنے آپ کو بڑے نیک اور ہمدرد خلق نظر آتے ہیں مگر ان کی اندرونی اخلاقی حس مردہ ہو چکی ہوتی ہے۔ جن کے پاس دنیوی مال ودولت ہوتا ہے ان کی لوگ عزت کرتے ہیں۔ اسی طرح نسلی امتیاز بھی کیا جاتا ہے۔ مگر اسلام میں یہ دنیوی امتیازات کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ یہ محض شناخت کے کام آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکرم وہی ہوتے ہیں جو تقوےٰ میں بلند ہوتے ہیں۔

آج تقوےٰ کی فوقیت کا یہ احساس ہے جو نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ تمام انسانوں میں مر چکا ہے۔ اسی احساس کو مسیح موعود علیہ السلام نے جگا دیا۔ اور انسان کی روح کو بیدار کیا سو یہ سب سے عظیم کارنامہ ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سرانجام دیا ہے۔ آج جماعت احمدیہ میں ایسے افراد کثرت سے موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کو اسی طرح پہچانتے ہیں، جس طرح کوئی اپنے والدین کو پہچانتا ہے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے جس سے اگر ہم چاہیں تو خود بھی کلام کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ ایک فعال جماعت بن گئی ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پر حق الیقین پیدا ہو گیا ہے۔ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو دوسروں کو حاصل نہیں۔ ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان محض اعتقادی ہے۔ اس لئے وہ دین کی شاہراہ سے ہٹ کر پگڈنڈیوں پر چل نکلتے ہیں۔ اور محض دنیوی چیزوں کو مقصود حیات بنا لیتے ہیں۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اس سے آگے فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں تمام کاموں کے دو نقطۂ نگاہ ہوتے ہیں۔ ایک قشر سے مغز حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے۔ اور ایک مغز سے قشر حاصل کرنے کا نقطۂ نگاہ ہوتا ہے۔ جو شخص قشر سے مغز حاصل کرنے کی امید رکھتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے بلکہ اکثر وہ ناکام رہتا ہے۔ لیکن جو شخص مغز حاصل کرتا ہے۔ اس کو ساتھ ہی قشر بھی مل جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اتباع کی تمام جدوجہد دین کے لئے تھی۔ لیکن یہ نہیں کہ وہ دنیوی نعمتوں سے محروم ہو گئے ہوں۔ یہ تو ایک طبعی امر ہے جن لوگوں کو دین ملے گا۔ دنیا لونڈی کی طرح ان کے پیچھے دوڑتی آئیگی"

(احمدیت کا پیغام ص۳۷ و ص۳۸)

خدمتِ دین کے لئے زندگی وقف کرنیکی اہمیت

(مکرم عبد اللطیف احمد صاحب طاہر شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

اسنے زمانہ میں عین مایوسی و ناامیدی کے عالم میں خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر بھیجا اور عرش سے گواہی دی

"یُحیی الدّین ویقیم الشریعۃ"

کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پھر سے لوائے اسلام چار دانگِ عالم میں لہرانے لگے گا۔ بظاہر مردہ دینِ محمدی میں زندگی کے نمایاں آثار اُبھرنے لگیں گے اور قرآنی شریعت ایک دفعہ پھر پوری عظمت و جلال کے ساتھ دنیا میں قائم کی جائے گی۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مقدر ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔

هو الّذی أرسل رسولهٗ
بالهدٰی ودین الحقّ
لیظهرهٗ علی الدّین
کلّه ولو کره المشرکون۔
(سورۃ الصف آیت ۹)

تمام مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے متعلق ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اسلام کو غیر معمولی غلبہ اور عظمت حاصل ہوگی۔ اسلام تمام مذاہب پر غالب آجائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار
خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت
عظمت دے گا اور میری محبت
دلوں میں بٹھا دے گا۔ اور
میرے سلسلہ کو تمام زمین میں
پھیلا دے گا اور سب فرقوں
پر میرے فرقے کو غالب کریگا
اور میرے فرقے کے لوگ اسقدر
علم و معرفت میں کمال حاصل کرینگے
کہ وہ اپنی سچائی کے نُور اور
اپنے دلائل اور نشانوں کی رو
سے سب کا منہ بند کر دیں گے
اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے
پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور
سے بڑھے گا اور پھُولے گا یہانتک
کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔
بہت سی روکیں پیدا ہوں گی
اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا
سب کو درمیان سے اٹھا دیگا
اور اپنے وعدہ کو پورا کریگا۔
سو اے سننے والو! ان باتوں
کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں
کو اپنے صندوقوں میں محفوظ
رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام
ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"
(تذکرہ ص ۵۹۷)

ہمارا ایمان ہے کہ احمدیت اور اسلام کی ترقی کی یہ پیشگوئی ضرور پوری ہو کر رہیگی لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ غلبہ اور کامرانی کس طرح حاصل ہوگی۔ اس بارے میں قرآنِ مجید ہماری راہنمائی کرتا ہے خدا تعالےٰ نے فرمایا:۔

ولتکن منکم امّۃ یدعون
الی الخیر ویأمرون
بالمعروف وینهون
عن المنکر۔
(آل عمران ۱۰۵)

کہ امتِ مسلمہ میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہیئے جو لوگوں کو بھلائی اور نیکی کے کاموں کا حکم دیتا رہے اور انہیں بُرائیوں سے روکتا رہے۔

آج دنیا کا ہر شخص بخوبی جانتا ہے کہ تبلیغِ اسلام کے فریضہ سے صرف اور صرف جماعت احمدیہ سبکدوش ہو رہی ہے۔ دنیا کے کروڑوں مسلمانوں میں جماعتِ احمدیہ کے چند لاکھ افراد کی حیثیت ایک چھوٹے سے گروہ کی مانند ہے۔ قرآن مجید کے مندرجہ بالا حکم کی رو سے آج تمام مسلمانوں میں سے جماعتِ احمدیہ ہی ایک ایسا گروہ ہے جو تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ پس جب تک جماعتِ احمدیہ ساری دنیا میں پھیل نہیں جاتی اس کے ایک ایک فرد پر یہ لازم ہے کہ وہ تبلیغِ اسلام میں دن رات منہمک رہے۔ ہاں جب ہمیں خدا تعالےٰ غلبہ دے گا اور احمدیت کا پرچم مشرق و مغرب شمال و جنوب میں لہرایا جانے لگے گا اور تمام قومیں اسلام کی غلامی قبول کر لیں گی تو اس آیت کی رو سے جماعت کو یہ اختیار ہوگا کہ ایک خاص حصّہ کو اس فریضہ کی سرانجام دہی کے لئے مخصوص کر لے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اس بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اور ہمیں اس بات کی ضرورت
ہے کہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے
پیدا ہوں جو ہمارے حکم پر
آگ میں کودنے کے لئے تیار
ہوں۔ تو ہمیں اپنی جماعت کو
تنور کے پاس لا کر بٹھانا پڑیگا۔
اگر ساری جماعت تنور کے پاس
بیٹھی ہوگی اور اس کی گرمی
اُسے جھُلس رہی ہوگی تو چند
لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے
ہیں جو اس تنور میں کود پڑیں
اور حکم ملنے پر آگ میں چھلانگ
لگا دیں۔"
(خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے ظاہر ہے کہ بالآخر امیر و غریب حتیٰ کہ بادشاہ بھی احمدیت کے ذریعے اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر حقیقی اطمینان و سکون حاصل کریں گے جیسے کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا:۔

"میرا خدا تیرے اس فعل سے
راضی ہوا اور وہ تجھے بہت
برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ
تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔"
(براہین احمدیہ طبع اوّل حصہ چہارم
صفحہ ۵۲۰-۵۲۱)

اب اس الٰہی پیشگوئی اور آسمانی خوشخبری کے پورا ہونے کے آثار نظر آرہے ہیں۔ مثلاً جناب شیخ امری عبیدی مرحوم وزیر انصاف ٹانگانیکا مشرقی افریقہ اور جناب ایف ایم سنگھاٹے قائمقام گورنر جنرل آف گیمبیا مغربی افریقہ ہماری جماعت کے ممتاز افراد ہیں جن کو روحانی بادشاہت کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے دنیوی بادشاہت کے انعام سے بھی نوازا ہے۔

قربانی کے بغیر کوئی مذہب۔ کوئی قوم کوئی جماعت اور کوئی تحریک کبھی کامیاب نہیں ہوئی۔ اسلام کو قرونِ اولیٰ میں جو غیر معمولی ترقی نصیب ہوئی تھی عظیم الشان قربانیوں کے بعد ہوئی تھی۔ صحابہ کرام نے اسلام کی راہ میں اپنا خُون پانی کی طرح بہا دیا تھا۔

چہ خوش رسمے بنا کردند بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ احمدیت کو بھی ایسی ہی غیر معمولی ترقیات نصیب ہوں تو پھر ہمیں اپنی جان مال وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ سب سے بڑی قربانی جان کی قربانی ہے آج جماعت نوجوانوں سے اس قربانی کا شدت سے مطالبہ کر رہی ہے۔ نوجوانوں کو اپنی زندگیاں خدمت کی راہ میں وقف کر کے اسلام کی سرسبزی و شادابی کے سامان بہم پہنچانے چاہئیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عارضی اور مستقل وقف کی تحریک فرمائی ہے۔ اس وقت جو لوگ زندگیاں وقف کریں گے وہی خدا کے حضور اور دنیا میں بھی عزت و شرف حاصل کریں گے۔ ہمیں یہ سنہری موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔ دین کی خدمت کے سُنہری موقعے ہمیشہ نہیں ملا کرتے۔

حضرت عمرؓ کے پاس ایک بار سردارانِ قریش کے لڑکے آئے اور سامنے بیٹھ گئے۔ یہ لوگ ابھی ابھی اسلام لائے تھے۔ ان کو حضرت عمرؓ کے دربار میں بیٹھے ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ بلالؓ تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا

جاءَ سیّدنا بلال

ہمارے سردار بلال تشریف لے آئے ہیں ان کے لئے جگہ بنا دو۔ چنانچہ سردارانِ قریش کے صاحبزادوں نے ان کے لئے جگہ بنا دی اور آپ پیچھے ہٹ گئے۔ اس کے بعد باری باری بہت سے جلیل القدر صحابہ کرام تشریف لاتے رہے اور ہر بار ان نوجوانوں کو پیچھے ہٹنا پڑا حتیٰ کہ وہ جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اس پر انہوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کی کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم معززینِ قریش کے لڑکے ہیں اور پھر ہمارے ساتھ یہ سلوک ہوا ہے۔ آپ بتائیے ہم کونسی قربانیاں دیں جو ہمیں بھی ان صحابہ کی سی عزت حاصل ہو۔ ان کی یہ بات سُنکر حضرت عمرؓ آبدیدہ ہوگئے اور آپ نے "شام کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں جاؤ اور جنگوں میں حصہ لے کر اسلام کی سربلندی کے لئے قربانیاں پیش کرو تب تمہیں ان صحابہ کی سی عظمت حاصل ہو سکتی ہے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ وہ نوجوان وہاں سے اُٹھے اور سیدھے "شام پہنچے اور انہوں نے اسلام کی خاطر غیر معمولی جرأت و بہادری کے کارنامے سرانجام دیئے اور سب کے سب اسی راہ میں

شہید ہوئے اور ان میں سے ایک بھی لوٹ کر واپس نہیں آیا۔ یہی وہ قربانیاں تھیں جن کی بدولت مسلمانوں کی دھاک قیصر و کسریٰ کے دلوں پر قائم ہوگئی تھی اور وہ اپنے تمام ساز و سامان اور جاہ و حشمت اور وسائل کے باوجود مسلمانوں کی یلغار کو نہ روک سکے اور مسلمانوں نے ان کے کبر و نخوت کو خاک میں روند ڈالا۔ ان کی عظمت دیرینہ کو پامال کر دیا اور خدا تعالےٰ کی عظمت و توحید قائم کر دی۔

آج ایسی ہی قربانیاں پیش کرنے کی ضرورت ہے ورنہ آج سے کچھ عرصہ کے بعد جب کہ احمدیت کو موعودہ ترقی حاصل ہو جائے گی اس وقت اگر کوئی شخص اپنی زندگی اسلام کی خاطر وقف کرے گا تو کہنے والے کہیں گے کہ جب اسلام اور احمدیت پر غربت کا زمانہ تھا اس وقت تو تم لوگ پیچھے ہٹتے رہے اب کسی خدمت کے لئے نہیں بلکہ ظاہری مال و دولت کے حصول کے لئے تم اپنی خدمات پیش کر رہے ہو۔ نوجوانانِ احمدیت کو چاہیئے کہ اس وقت اپنی خدمات سلسلہ کو پیش کریں تاکہ بعد میں حسرت نہ رہے کہ ہم نے اسلام کی خدمت کا موقعہ ہاتھ سے یونہی جانے دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث احمدیت کی ترقی سے متعلق فرماتے ہیں :-

"میں جماعت کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال جماعتِ احمدیہ کے لئے نہایت اہم ہیں کیونکہ دنیا میں ایک روحانی انقلابِ عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کونسی خوش بخت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہو گی ... ... لیکن میں پورے وثوق اور یقین کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کر لے گی اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہو گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۵ء شائع شدہ الفضل ۹ر جنوری ۱۹۶۶ء)

اسلام اور احمدیت کی ترقی اور غلبہ تقدیر مبرم ہے۔ یہ خدائی وعدہ ہے جو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زوردار الفاظ میں فرمایا ہے :-

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں ہے۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی، مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے۔" (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱)

خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اسلام کی ترقی کے دن جلد لائے اور ہمیں حضور علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اسلام کی خدمت کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق ملے۔

آمین اللّٰھم آمین

ولادت

مورخہ ۸ر جون ۶۶ء کو اللہ تعالےٰ نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد اسلم صاحب بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک لمبی عمر والا خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد اصغر ٹھیکیدار ربوہ)

"فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کو مضبوط سے مضبوط تر بنانا دوستوں کا کام ہے

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام ربوہ میں تعلیم القرآن کلاس کا اجراء

کلاس یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۱ر جولائی تک جاری رہیگی

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۲۰ر جون ۶۶ء ہے

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام یکم جولائی ۱۹۶۶ء سے ۳۱ر جولائی ۱۹۶۶ء تک تعلیم القرآن کلاس جاری کی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس کلاس میں ایک خاص پروگرام کے مطابق سلسلہ کے بزرگ اور جیّد علماء قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر تفسیر، حدیث اور دیگر ضروری دینی امور کے متعلق تعلیم دیں گے۔ علاوہ ازیں ضروری اور اہم مسائل پر کلاس میں لیکچروں کا بھی انتظام کیا جائے گا اور ضروری نوٹس لکھوائے جائیں گے۔

اس کلاس میں جبکہ موسمِ گرما کے باعث تعلیمی اداروں میں رخصتیں ہوتی ہیں طلباء اور اساتذہ کو خاص طور پر شامل ہونا چاہیئے۔ دیگر احباب خواہ وہ فاضل ہوں یا گریجویٹ ملازم ہوں یا تاجر کم تعلیم رکھتے ہوں یا زیادہ لیکن قرآن کریم اور حدیث اور دینی مسائل سے واقفیت کا شوق رکھتے ہوں انہیں بھی اس کلاس میں شامل ہونا چاہیئے اور مرکز کے دینی اور نیک ماحول میں امام ہمام کے قرب میں رہ کر فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو دوست اس کلاس میں شامل ہونا چاہتے ہوں اس اعلان کے پڑھتے ہی فوری طور پر وہ اپنے نام پتہ تعلیمی قابلیت و اہلیت کے متعلق ضروری معلومات پر مشتمل درخواست نظارت اصلاح و ارشاد میں بتوسط امراء و صدر صاحبان زیادہ سے زیادہ ۲۰ر جون تک بھجوا دیں تا شامل ہونے والوں کی تعداد کے مطابق ضروری انتظامات قیام و طعام کے کئے جا سکیں۔ اور تفصیلی ہدایات انہیں بھجوائی جا سکیں۔

تعلیم القرآن کلاس کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اے فلسفیو آؤ ....

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مسلم مشن سنگاپور)

کھلتے ہیں عجب ہمدم اسرار دعاؤں سے
مومن پہ برستے ہیں انوار دعاؤں سے

رہتی ہے سدا دل میں اک شمعِ یقیں روشن
بن جاتا ہے شائستہ کردار دعاؤں سے

مقصد ہے نمازوں اور روزوں کا دعائیں ہی
رہتا ہے دلِ مومن بیدار دعاؤں سے

محمودؓ کے ربوہ سے ظاہر ہے حقیقت یہ
بن جاتا ہے صحرا بھی گلزار دعاؤں سے

وہ دلبرِ یکتا جو ہر حسن کا منبع ہے
کہتا ہے کرو مجھ سے تم پیار دعاؤں سے

فرمایا ہمیں جس نے اُدعُونی اَستَجِب لکم
سن سکتے ہیں ہم اس کی گفتار دعاؤں سے

محبوبِ حقیقی کے جلوہ کے طلبگار ہو
جب چاہو کرو اس کا دیدار دعاؤں سے

اے فلسفیو! آؤ ناصر (ایدہ اللہ) کی دعا دیکھو
ہے تم کو اگر اب بھی انکار دعاؤں سے

صدیق جہاں میں گر کچھ کر کے دکھانا ہے
پاؤ گے مراد اپنی ہر بار دعاؤں سے

فضلِ عمر فاؤنڈیشن فنڈ اور احمدی مستورات

(از محترمہ امۃ المالک صاحبہ ایم اے بنت ملک عبد الحمید صاحب راولپنڈی۔)

ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد وحید قرآنی تعلیمات کو عام کرنا اور باطل کے قلب میں توحید کا جھنڈا نصب کرنا تھا۔ یہی مقصد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش نظر تھا اور حضور کی اتباع میں یہی نصب العین مثیل مسیح سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کا تھا۔

آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں اس امر کی شدید لگن اور تڑپ پائی جاتی تھی کہ کس طرح کفر و الحاد کے بڑے بڑے برجوں کو چکنا چور کر کے وہاں نورِ قرآن کی شمعیں فروزاں کر دی جائیں تا پھر سے اسلام کا نور اقصائے عالم میں پھیل جائے اور دین محمدی ادیان باطلہ پر غالب آ جائے چنانچہ ایک موقع پر حضور نے بڑے درد کیسا تھ فرمایا:۔

"ایک تپش ہے جو مجھے آٹھوں پہر بے قرار رکھتی ہے۔ میں مسلمانوں کو اُن کے ذلت کے مقام سے اٹھا کر عزت کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا چاہتا ہوں۔ میں پھر قرآن کریم کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ میرے جسم کا ہر ذرہ اور میری روح کی ہر طاقت اس کام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خرچ ہو گی اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی میرے اس ارادے میں حائل نہیں ہو گی"۔

(از تقریر جلسہ سالانہ منعقدہ لاہور ۱۹۴۷ء)

آپ رضی اللہ عنہ کے جسم و جان کا ہر ذرہ اسی راہ میں قربان ہوا ہے اور آپ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ اسلام کی شوکت رفتہ کو واپس لانے کے لئے تگ و دو کرتے ہوئے صرف ہوا ہے۔ ایک طرف تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام کی خاطر عدیم المثال مالی قربانیوں کے مظاہرے کئے اور دوسری طرف اپنے جگر گوشوں کو خدمات دینیہ سرانجام دینے کے لئے وقف کر دیا کئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر دئے۔ مختلف ممالک میں مساجد تعمیر کرائیں۔ کئی تعلیمی ادارے کھولے اور پھر اپنی ان تھک کوششوں سے اسلام کی فتح مبین کا نقارہ بجانے والے سینکڑوں ایسے مبلغین تیار کئے جو آپ رضی اللہ عنہ کی تربیت خاص سے فیضیاب ہو کر لوائے احمدیت کو لہراتے ہوئے جاء المسیح جاء المسیح کے نعرے لگاتے ہوئے دور دراز علاقوں میں پھیل گئے اور ان کی مساعی جمیلہ کے ذریعہ ہزار ہا سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہو گئیں۔

اب حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے بعد آپ کی انہیں خواہشات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اور آپ کی جاری کردہ تحریکوں میں وسعت پیدا کرنے کے لئے آپ کے فرزند دلبند اور ہمارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی یادگار کے طور پر فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ کا اجراء کیا ہے تا جو رقم اس طرح فراہم ہو اس کے ذریعہ اس مجمگ پر دین محمدی کی تقلید میں اشاعت اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کیا جا سکے۔ خدمت خلق کے کاموں کو فروغ دیا جائے اور کثیر تعداد میں مبلغین تیار ہو جائیں جو دنیا کے ہر گوشے میں پھیل کر روحانی پیاس سے بیتاب بلبلا رہی مخلوق خدا کو اسلامی چشمہ کا ٹھنڈا اور میٹھا پانی پلائیں تا بہت جلد ساری دنیا اسلام کے نور کی کرنوں سے منور ہو جائے ہر طرف قرآن کریم کی تنویر نظر آئے اور ہر شہر ہر قریہ اور ہر بستی میں ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔

قارئین غور فرمائیں۔ کتنا عظیم الشان ہے یہ مقصد ـــــ اور پھر کس قدر حسین ہے یہ تصور کہ ہماری فراہم کردہ معمولی رقوم کو بروئے کار لاتے ہوئے اسلام کے جیالے مجاہد ظلمت کدوں میں ایک بار پھر اس شان کی یلغار کریں گے کہ دنیا اپنی آنکھوں سے جاء الحق اور زھق الباطل کا نظارہ دیکھے گی۔

پس اسلام کی محبت۔ خدا تعالیٰ کی محبت اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی محبت اور پھر جانثار اسلام حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت تقاضا کرتی ہے کہ جماعت کا ہر فرد خواہ وہ جوان ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت اس مبارک مالی تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق ضرور حصہ لے۔

اگرچہ یہ امر باعث صد افتخار ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے فیوض اور قوت قدسی سے تربیت یافتہ احباب کثیر تعداد میں اپنے آقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انتہائی عقیدت و محبت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ذوق و شوق سے اس مد میں حصہ لے رہے ہیں ـــ لیکن ـــ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے احسانات صرف مردوں پر ہی نہیں ہیں بلکہ طبقہ نسواں کے لئے تو آپ کا وجود باجود ایک عظیم الشان ابر رحمت کی حیثیت رکھتا تھا جو مسلسل باون برس تک شبانہ روز رحمتوں ہی کی بارشیں برساتا رہا ہے پس جماعت کی مستورات کو چاہیئے کہ وہ اس درد مند انسانیت کے احسانات پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں اور اپنی روایتی شان کو برقرار رکھتے ہوئے اس شق میں بھی ــــ فاستبقوا الخیرات کا مظاہرہ کریں ـــ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت و محبت کے اظہار کا اور تلافی مافات کا ایک نادر موقع ہمارے لئے فراہم کیا ہے۔ لہذا اگر ہمارے قلوب میں اپنے آقا کی محبت کی معمولی سی رمق بھی موجود ہے اور اگر ہمارے دلوں میں اسلام کی سربلندی کی تھوڑی سی سچی خواہش بھی پنہاں ہے تو یقیناً اور یقیناً ہم اپنی ضرورتوں کو پس پشت ڈال کر اس یادگاری فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گی ـــ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کے احسانات انسانیت پر بے پایاں ہیں اور ان کے اعتراف کا عملی طریق یہی ہے کہ آپ کے جاری کردہ امور میں وسعت پیدا کی جائے۔۔۔۔ پس آیئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے دئیے ہوئے مال کا کچھ حصہ فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے وقف کیجئے ـــ اور یقین رکھیئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں پیسہ خرچ کرنے والا کبھی مفلس نہیں ہوا کرتا۔ درحقیقت وہی رزاق ہے اور وہی اپنے بندوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے سامان پیدا کرتا ہے۔ لہذا مال کی بجائے مال دینے والے سے محبت کیجئے اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی جس شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنی سمجھ دی گئی ہے کہ مال اسی کی طرف سے ملا کرتا ہے اور وہ اسے اس کے راستہ میں خرچ کرنے سے انسان کبھی مفلس نہیں ہو جاتا بلکہ اس کی بخشش کے نیچے آ کر اس کے فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔ یقیناً وہی شخص عقلمند ہے اور وہ دانائی دیا گیا ہے

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو۔ صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ کی طرف سے ایسی ہی دانائی ودیعت کی گئی تھی۔ انہوں نے ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر بے دریغ پیسہ خرچ کیا اور اسی میں آرام جان اور تسکین قلب پایا ـــ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی ایک ہی عظیم الشان مالی قربانی ایسی ہے کہ آج تک دنیا کی کوئی عورت اس کی نظیر پیش نہیں کر سکی۔ آپ نے اپنا سارا مال۔ کیا جانور۔ کیا غلام اور کیا نقدی سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر ڈال دیا تھا اور فرمایا کہ حضور جس طرح چاہیں اس مال کو خرچ کریں۔ تب آپ نے اسے مخلوق خدا کی بہبودی کے لئے خرچ کر دیا۔۔۔۔۔

آج پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اسلام کے لئے دردمند دل رکھنے والوں اور شیدائے اسلام سیدی و آقائی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سے محبت کرنے والوں کو للکار کر کہہ رہا ہے کہ

"میں اس نورانی وجود کا واسطہ دے کر آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ جلد از جلد اور زیادہ سے زیادہ رقوم اس فنڈ میں داخل کریں تا وہ کام جو ہمارے امام کو محبوب تھے اُن میں ہم وسعت پیدا کر سکیں"۔ (منقول از الفضل ۲۵ مئی ۱۹۶۶ء)

پس آیئے اور امہات المومنین کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے۔ صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اطاعت امام کا بہترین نمونہ پیش کیجئے ـــ بیشک گذشتہ نصف صدی میں ہم نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اپنی عظیم الشان مالی قربانیوں کے ذریعہ تاریخ احمدیت کا سنہری باب رقم کیا ہے۔ اور ہر مالی تحریک کے آغاز پر قرون اولیٰ کی یاد کو تازہ کیا ہے۔۔۔۔ اور پھر دیگر تحریکات میں حصہ لینے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں ایک مسجد تعمیر کرانے کی سعادت بھی ہمیں ہی عطا فرمائی ہے ـــ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہمارا کام اب ختم ہو گیا ہے ـــ ہرگز نہیں ـــ ہمیں تو اپنی سعی پیہم سے روئے زمین کے چپے چپے کو گلستان احمد کی خوشبوؤں سے معطر کرنا ہے اور حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کی زریں نصائح پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دنیا کے گوشے گوشے کو اسلام کے نور کی شعاعوں سے روشن کرنا ہے

پس اے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فیوض اور قوت قدسی سے تربیت یافتہ خوش نصیب خواتین ـــ آیئے اور اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کی خاطر کچھ اور قربانیاں کرنے کا عہد کیجئے اور یقین رکھیئے کہ ؎

وہ خدا خود ہی شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ کیلئے

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ذیل میں ان دوستوں کی فہرست درج ہے جنہوں نے ۱-۵-۶۶ تا ۳۱-۵-۶۶ فضل عمر ہسپتال کی تعمیر کے لئے عطایا جات بھجوائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

خاکسار احباب جماعت کی خدمت میں ان دوستوں کے لئے خاص دعا کی درخواست کرتا ہے

(خاکسار مرزا منور احمد)

از ۱-۵-۶۶

- حاجی رشید احمد محمود احمد صاحب کراچی ۲۰/-
- چوہدری نبی احمد صاحب " ۱۰۰/-
- قاری محمد یٰسین صاحب آف لانڈھی " ۲۰۰/-
- ایم اے رشید صاحب راولپنڈی ۱۰/-
- مرزا اعجاز احمد صاحب سوسائٹی کراچی ۵۰/-
- امۃ الرشید صاحبہ بنت چوہدری وزیر محمد صاحب عزیز آباد کراچی ۱۰/-

تا ۳۱-۵-۶۶

- ڈاکٹر رحمت رحیم صاحب کراچی ۱۰/-
- مبارکہ خاتون صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
- بذریعہ مشتاق احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ۵۰۰/-
- احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین ۱۲/-
- " کرونڈی ضلع خیرپور ۳/-

اصلاحی کمیٹی ضلع رحیم یارخان

اصلاحی کمیٹی برائے جماعت ہائے احمدیہ ضلع رحیم یارخان کے لئے حسب ذیل ممبران کی منظوری دی گئی ہے۔ ضلع رحیم یارخان کی جماعتوں کے احباب کے لئے ضروری ہے کہ کمیٹی سے تعاون فرمادیں اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ امیر جماعت ہائے ضلع رحیم یارخان ۲۔ حکیم محمد صدیق صاحب چک ۱۰۶/P
۳۔ چوہدری غلام محمد صاحب سیٹھ ۴۔ خان نصیر احمد صاحب خان پور
۵۔ چوہدری رحمت علی صاحب آف خیرپور۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں

اسلام نے معاشرہ کی درستی پر بڑا زور دیا ہے۔ اس ضمن میں ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کو نظر انداز نہیں کیا۔ بعض باتیں بظاہر معمولی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن نتائج کے لحاظ سے دوررس ہوتی ہیں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے اسی قسم کی چھ باتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ جن سے باہمی تعلقات خوشگوار ہو سکتے ہیں۔

للمومن علی المومن ست خصال یعودہ اذا مرض ویشھدہ اذا مات ویجیبہ اذا دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس وینصح لہ اذا غاب او یشھد (نسائی)

یعنی ایک مومن کے لئے دوسرے مومن کے متعلق چھ باتیں فرض ہیں۔ (۱) جب وہ بیمار ہو۔ اس کی بیمار پرسی کرے (۲) جب وہ مرجائے تو اسکے جنازہ پر حاضر ہو (۳) جب وہ اس کو مدد کے لئے بلائے تو اس کا جواب دے (۴) جب اس سے ملے تو السلام علیکم کہے۔ (۵) جب اسے چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے (خدا تم پر رحم کرے) ۶۔ خواہ حاضر ہو یا غائب۔ ہر حال میں اسکی خیرخواہی کرے۔

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

یوم خلافت کے جلسے

مورخہ ۲۷ مئی کو مندرجہ ذیل مقامات پر بھی احمدی جماعتوں نے اہتمام کے ساتھ یوم خلافت کی مبارک تقریب پر جلسے منعقد کئے جلسوں کی روداد بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکتی کراچی۔ جھنگ صدر۔ لالہ موسیٰ۔ اوکاڑہ۔ چک ۹۱ محمود آباد۔ ضلع ملتان۔ کیمبل پور میرپور۔ آزاد کشمیر۔ گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ۔ چکوال۔

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کے بجٹ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ راپریل ۱۹۶۶ء میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں یعنی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق فرمایا کہ

"یہ نہایت ہی ضروری بات ہے کہ بجٹ پورا بنایا جائے۔ اگر باوجود میری اس تاکید کے ہمارے عہدیداران نے غفلت برتی تو ان کی غفلت کو دور کرنے کے لئے مجھے مناسب قدم اٹھانا پڑے گا۔ لیکن میں امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ مجھے اس روحانی تکلیف میں نہیں ڈالیں گے۔"

(اخبار الفضل، ۲۰ راپریل ۱۹۶۶ء)

۲۔ بجٹ پورا بنانے سے یہ مراد ہے۔ کہ

ا۔ ہر ایسے احمدی کو جس کی کچھ بھی آمد ہو بجٹ میں شامل کیا جائے

ب۔ ہر شخص کی آمد کا صحیح اندازہ درج کیا جائے۔

ج۔ ہر شخص کا چندہ پوری شرح پر درج کیا جائے سوائے اسکے کہ کم شرح پر چندہ ادا کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری حاصل کی جا چکی ہو۔

۳۔ لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک سال رواں کے بجٹ ہی موصول نہیں ہوئے حالانکہ یہ بجٹ یکم اپریل تک یہاں پہنچ جانے چاہیئے تھے لہذا ایسی تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ اب بجٹ کے بغیر یہ جماعتیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل کرنے کے ثواب سے محروم رہیں گی اور انفرادی اور جماعتی بہبودی کی خاطر حضور کے ارشاد کی تعمیل لازمی ہے۔ بجٹ کے بغیر کسی جماعت کے چندہ کی وصولی کی بھی نگرانی نہیں کی جا سکتی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

چودھویں صدی ——— اور ——— امام الزمان کا ظہور

عنوان بالا کے ماتحت ایک پمفلٹ چار صفحات پر مشتمل سندھی زبان میں شائع کیا گیا ہے یہ اشتہار پانچ ہزار جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے اور پانچ ہزار امیر صاحب ضلع حیدرآباد کی طرف سے چھپوایا گیا ہے۔ سندھ کے مشہور بزرگ شاہ عبداللطیف بھٹائی کے عرس پر یہ اشتہار تقسیم کیا گیا۔ ابھی کچھ تعداد باقی ہے۔ جن جماعتوں کو ضرورت ہو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر تحریر فرمائیں۔ یہ بھی لکھیں کہ کتنی تعداد میں ارسال کیا جائے۔

(خاکسار غلام احمد فرخ۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ احمدیہ ہال۔ گاڑی کھاتہ حیدرآباد)

درخواستہائے دعا

—— مکرم الحاج حکیم عبداللطیف صاحب تاجر کتب ربوہ ——

۱۔ خاکسار پر دسمبر ۶۴ء و جنوری ۶۵ء میں دوبار دل کی بیماری کا حملہ ہوا۔ اسکے بعد ایک سال آرام سے گذرا۔ گذشتہ ماہ رمضان میں، جنوری ۶۶ء کو ضعف اعصاب بوجہ لقوہ و فالج سے تیسری بار بیمار ہو گیا اور میو ہسپتال لاہور میں چند روز رہ کر پھر گھر پر علاج کراتا رہا۔ اب چند روز گذرے ربوہ آنے پر چوتھی بار پھر ضعف اعصاب اور دوران سر اور چکر آنے کی شدید شکایت ہو گئی۔ فضل عمر ہسپتال گیا دو روز سے پھر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے زیر علاج ہوں۔ چل پھر لیتا ہوں۔ لیکن ضعف بہت ہے۔ ٹانگیں جو ضعف کی وجہ سے لڑکھڑاتی تھیں اور دو قدم چلنا بھی مشکل تھا وہ شکایت دور ہو گئی ہے۔ البتہ بائیں بازو کے جوڑ میں درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ آمین۔

۲۔ عاجز کے نانا حکیم سید پیر احمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار:۔ حبیب الرحمٰن دفتر آبادی ربوہ)

۳۔ میرے نانا جان ڈاکٹر حاجی عبدالمجید خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام عارضہ خونی پیچش بیمار ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بھی علیل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (بنت سید محمود احمد صاحب کوئٹہ)

۴۔ میری بچی ۵ روز سے بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ —— نذیر احمد دار الیمن ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۸۲۵۳

میں محمودہ بٹ زوجہ حبیب اللہ صاحب بٹ قوم کشمیری بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۶ اشرف آباد ڈاک خانہ کراچی نمبر ۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ اپریل ۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تھا جو میں نے اپنے خاوند سے وصول کر لیا ہوا ہے۔

۲۔ میرا زیور تفصیل ذیل ہے:۔

(۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ
(۲) انگوٹھیاں چار عدد وزن ایک تولہ۔
میزان وزن ۲ تولہ قیمت ۲۵۰/- روپے

۳۔ میری اراضی سکنی ایک ہزار مربع گز میڈرل لی ایریا سکیم نمبر ۲۶ کے ڈی اے کراچی میں ہے جس کی قیمت اس وقت ۱۰۰۰/- روپے ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری کوئی اور آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۱۲ اپریل ۶۶ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ محمودہ بٹ پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹
گواہ شد:۔ نذیر احمد ڈار موصی نمبر ۵۲۶۳
111-K/2
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۸۲۵۴

میں امتیاز احمد شوکت ولد پیر محمد اکبر صاحب مرحوم قوم قریشی ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن گوسلے کی ڈاک خانہ گوسے کی ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان حال نمبر ۲ نوا ہاؤس ڈگسہ روڈ کراچی ۲۵ کالونی نمبر ۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) میرا ایک پلاٹ 7/174-A واقع محلہ دار العلوم ربوہ (کمرشل ایریا) جس کا رقبہ ۱۰ مرلے ہے اور جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۲۷۷۰/- روپے ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرا گزارہ مندرجہ بالا جائداد پر نہیں ہے بلکہ میں ملازمت کرتا ہوں جس ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۴۷۰/- روپے ملتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل ۶۶ء سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد امتیاز احمد شوکت بقلم خود۔

گواہ شد عبد الشکور اسلم ولد محمد ظہور خان صاحب بٹالوی
گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل ۱۸۲۵۶

میں نصیرہ شہناز بنت شیخ منیر احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۶ ½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۰ گلاب دین بلڈنگ پلازہ کوارٹرز کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ اپریل حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میں تعلیم حاصل کرتی ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ داخل کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاوے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ نصیرہ شہناز۔
گواہ شد منیر احمد ولد شیخ نیاز محمد مرحوم والد موصیہ (موصی نمبر ۵۷۰۴)
گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ
گولبازار۔ ربوہ
سے حاصل کریں
(مینجر)

ضرورت ہے

سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری میں کام کرنے کے لئے ایک لیبر سپروائزر اور ایک اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے جس کے لئے حسب ذیل قابلیت ہونی ضروری ہے۔ خواہشمند احباب اپنی جماعت کے امراء و صدر صاحبان کی سفارش کے ساتھ ۲۵ رجون تک درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

لیبر سپروائزر: تعلیم کم از کم میٹرک ہو کسی فیکٹری میں لیبر سے کام کے لئے تجربہ رکھتا ہو فیکٹری ایکٹ خصوصاً لیبر سے متعلقہ قوانین سے اچھی طرح واقفیت ہو یہ اسامی سیزنل ہے

اسسٹنٹ اکاؤنٹنٹ: تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ کسی دفتر یا فیکٹری میں بطور اکاؤنٹس کلرک کام کیا ہو ٹائپ جانتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

دی مینجر دی سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری ضلع تھرپارکر (سندھ)

خریداران مکان کے لئے نادر موقع

محلہ دار النصر شرقی ربوہ میں ایک مکان جس کا رقبہ ایک کنال ۱۸ مرلہ ہے جس میں تین پختہ کمرے اور دو خام کمرے ہیں مع چار دیواری پختہ مع کنواں و نلکا برائے فروخت موجود ہے۔ ضرورتمند احباب نظارت امور عامہ سے رجوع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہیئے۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق بڑھاؤ کہ وہ تمہاری تباہی کو برداشت ہی نہ کرے

اس تعلق میں ایسا دوام اختیار کرو کہ زندگی کے آخری سانس تک اس پر قائم رہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (البقرہ ۱۳۳) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

فرماتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور ابراہیم کے پوتے یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اس بات کی تاکید کی تھی کہ تم اپنی خیر خواہی صرف اپنی ذات یا اپنی قوم تک محدود نہ رکھنا بلکہ اسے وسیع کرتے چلے جانا اور ساری دنیا کو اس میں شامل کرنا۔ اس جگہ دین سے مراد وہی لائحہ عمل ہے جس میں تمام جہان کی بہتری مدنظر ہو۔ گویا ابراہیم نے اپنے پڑپوتوں تک کو ہدایت دی کہ اپنے آپ کو صفتِ رب العالمین کا مظہر بنانا اور دنیا کی کسی قوم کو اپنی خیر خواہی سے محروم نہ رکھنا۔ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کے دو معنے ہیں ایک یہ کہ ہر وقت اسلام پر قائم رہو۔ کیونکہ موت کے متعلق کوئی انسان نہیں جانتا کہ وہ کب آ جائے اس لئے تمہارا فرض ہے کہ ہمیشہ رب العالمین کے فرمانبردار رہو۔ اور خدا تعالیٰ کی اطاعت میں اپنی زندگی بسر کرو۔ تاکہ جب موت آئے تو وہ تمہیں اطاعت کے سوا اور کسی حالت میں نہ پائے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق بڑھاؤ کہ وہ تمہاری تباہی کو برداشت ہی نہ کرے اور اس وقت تم کو موت دے جبکہ تم کامل مومن بن چکے ہو اور اس کی خوشنودی حاصل کر چکے ہو۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی رہتی ہے۔ کبھی تو انسان [illegible] اللہ تعالیٰ کی محبت میں اتنا محو ہو جاتا ہے کہ دنیا جہان کو بھلا دیتا ہے اور کبھی دوسری چیزوں کی طرف اسے اتنی توجہ ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو منافق ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کس طرح؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس آتا ہوں تو میری اور حالت ہوتی ہے۔ اور جب میں گھر جاتا ہوں تو اور حالت ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ کوئی گھبراہٹ والی بات نہیں۔ اگر ہر وقت ایک جیسی حالت رہے تو [illegible] انسان مر جائے۔ در اصل قبض اور بسط کے بھی مختلف درجات ہوتے ہیں کامل مومن کی جو حالتِ قبض ہوتی ہے وہ اس سے نچلے درجہ والے کے لئے بسط کی حالت ہوتی ہے۔ اسی طرح انبیاء پر بھی قبض و بسط کا دور آتا رہتا ہے۔ مگر نبیوں کی قبض صدیقوں کی بسط ہوتی ہے۔ اسی لئے صوفیاء نے کہا ہے کہ حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ یعنی نیک لوگوں کی نیکیاں بھی مقربین کی بدیاں ہوتی ہیں۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ اوسط درجہ کے لوگ جس کو نیکی سمجھتے ہیں وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے نزدیک بعض دفعہ بدی بن جاتی ہے اور اوسط درجہ کے لوگوں کی بدیاں ادنیٰ درجہ کے لوگوں کی نیکیاں ہوتی ہیں پس چونکہ یہ دو حالتیں انسان پر آتی رہتی ہیں اور موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔ اس لئے فرمایا کہ تم خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق بڑھاؤ کہ تم پر موت ایسے وقت میں آئے جو تمہارا بہترین وقت ہو۔ اور ملک الموت تمہاری اس وقت جان نکالے جب تمہارا خدا تعالیٰ سے ایک سچا اور مخلصانہ تعلق قائم ہو چکا ہو۔"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۸ جون۔ کل قومی اسمبلی میں بجٹ پر بحث کے دوران میں حزب اقتدار کی طرف سے اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ موجودہ حکومت مشرقی اور مغربی پاکستان کا اقتصادی فرق دور کرے گی۔ پارلیمنٹری سیکرٹری برائے مالیات جناب محمد حنیف خان نے اعداد و شمار سے ثابت کیا کہ دونوں صوبوں کے لئے مخصوص کی جانے والی ترقیاتی رقوم کا فرق تیزی سے ختم کیا جا رہا ہے۔ جناب محمد حنیف نے یہ بات بھی بتائی کہ پاکستان آزاد خارجہ پالیسی پر کاربند رہے گا۔ اور مشروط غیر ملکی امداد قبول نہیں کی جائے گی۔ کل بجٹ پر بحث کا چوتھا دن تھا۔ بحث میں تیرہ ارکان نے مٹی کا تیل، نمک اور عام استعمال کی بعض چیزوں پر سے ٹیکس ہٹانے کا مطالبہ کیا بعض ارکان نے دفاع کے لئے بڑی رقم مخصوص کرنے کو درست قرار دیا انہوں نے کاشتکاروں کی حالت بہتر بنانے اور زراعت کو جدید معیار پر لانے پر زور دیا۔

کراچی ۱۸ جون۔ منصوبہ بندی کمیشن کے نائب صدر مسٹر ایم۔ ایم احمد عالمی بنک کے امدادی ادارے کے اجلاس میں شرکت سے قبل مغربی جرمنی اور لندن جائیں گے عالمی بنک کے امدادی ادارے کا اجلاس ۵ جولائی کو واشنگٹن میں ہو رہا ہے۔ مسٹر ایم احمد ۲ جولائی کو بون جائیں گے وہ اجلاس سے قبل مغربی جرمنی اور برطانیہ کے حکام سے بات چیت کریں گے۔ دونوں ملک پاکستان کو قابل ذکر امداد دیتے ہیں۔

پیکنگ ۱۸ جون صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر اے ایم سکھ مرزا کل دوستانہ دورہ پر پیکنگ پہنچے۔ مسٹر مرزا کے ہمراہ ان کی اہلیہ بھی ہیں۔ ہوائی اڈہ پر ان کا خیر مقدم چین کے غیر ممالک سے اقتصادی تعلقات کے چینی کمیشن کے نائب وزیر مسٹر لی پینگ چی اور دوسرے سرکاری افسروں نے کیا۔

راولپنڈی ۱۸ جون۔ جن سنگھ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ڈی این دھر نے بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مقبوضہ ریاست کا نظم و نسق سنبھالے۔ کیونکہ مقبوضہ کشمیر میں صورت حال انتہائی سنگین ہے اور صادق حکومت کے کنٹرول سے باہر ہے۔

یہاں پہنچنے والی ایک اور اطلاع کے مطابق مقبوضہ جموں و کشمیر رائے شماری محاذ کے قائم مقام صدر مسٹر غلام نبی ہگرو کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ انہیں ۱۵ کے روز ڈیفنس آف انڈیا رولز کے تحت گرفتار کیا گیا۔

مظفر آباد ۱۸ جون مقبوضہ کشمیر کے سابق کٹھ پتلی وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے کہا ہے کہ وہ اور ان کے ساتھی آزادی پریس آزادی تحریر و تقریر اور جمہوریت کی بحالی کے لئے جدوجہد کریں گے۔ وہ سری نگر کے جلسے میں تقریر کر رہے تھے۔

کولمبو ۱۸ جون۔ بائیں بازو کی بھارتی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان سے بات چیت کر کے مسئلہ کشمیر طے کرے۔ پارٹی کی رائے میں تنازعہ کشمیر کے طے ہونے میں تاخیر سے پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ چین سے بھی سرحدی جھگڑا طے ہونا چاہئیے اس طرح پاکستان سے تعلقات پر اچھا اثر پڑے گا۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور چین سے خوشگوار تعلقات بھارت کے مستقل مفاد میں ہیں۔ اگر دونوں ملکوں سے بھارت کا جھگڑا رہا تو بھارتی معیشت مفلوج ہو جائے گی اور عام آدمی کا جینا دوبھر ہو جائے گا۔ پارٹی نے کشمیر کے بارے میں رائے ظاہر کی ہے کہ اگر کشمیری عوام بھارت کے ساتھ الحاق نہ چاہتے ہوں تو انہیں اس کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ بھارتی حکومت کو اس معاملے میں حقیقت پسندی سے کام لینا چاہیئے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔